REGD NO P 67

رجسٹرڈ نمبر ل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
# بدر
قادیان

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپیہ
ممالک غیر
۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

| نمبر ۱۰ | ۲۸ فتح ۱۳۴۰ ہش ۱۹ رجب ۱۳۸۱ھ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۵۲ |
| --- | --- | --- |

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ دسمبر (۱۰ بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ

کل شام حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ ویسے عام طبیعت اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے کل بھی حضور بعد نماز عصر سیر کی غرض سے باغ میں تشریف لے گئے اور قریباً نصف گھنٹہ تک وہاں کرسی پر رونق افروز رہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۰ دسمبر قادیان میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے درویشان کرام قافلہ کی صورت میں کل ۱۲ بجے صبح یہاں سے روانہ ہوئے جبکہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بھی قافلہ میں شامل تھے اور آپ ہی امیر قافلہ تھے اور باقی کے درست آج صبح ربوہ کیلئے روانہ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو خیریت سے لے جائے سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بسلامت واپس لائے۔ آمین

سیدنا حضرت مصلح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر

# حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا اندوہناک سانحہ ارتحال

## خاندان حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کے لئے ایک اور بھاری صدمہ

### اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۲۷ دسمبر۔ اشکبار آنکھوں کانپتے ہاتھوں اور دھڑکتے دل سے احباب جماعت تک یہ المناک خبر پہنچائی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کو لاکھوں دلوں کو رنجیدہ بنا کر ربوہ میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قادیان میں یہ انتہائی افسوسناک اطلاع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام ایک ایکسپریس تار کے ذریعہ آج قریباً دو بجے دوپہر موصول ہوئی جس کے الفاظ یہ تھے:۔

"Hazrat Mirza Sharif Ahmad Sahib died to day Innalillahiwainna Alaihirajoon" Khalifatulmasih "

یعنی حضرت مرزا شریف احمد صاحب آج وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خلیفۃ المسیح"

اس غیر متوقع المناک اطلاع سے احمدیہ محلہ میں انتہائی غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی ہر احمدی کو یہ خبر سنکر سخت صدمہ ہوا۔ اور سب ہی نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے کلمات کے ساتھ رضاء بالقضاء کا اظہار کیا اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم رضی اللہ عنہ کو اپنے جوار رحمت میں بلند ترین مقام عطا فرمائے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے سانحہ ارتحال سے ہر احمدی کو جو صدمہ پہنچے گا وہ تو ظاہر ہے لیکن حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو پہلے ہی ایک مدت سے صاحب فراش ہیں اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی جنکی صحت بھی بوجہ بیماری دیر سے کافی کمزور ہو چکی ہے۔ دونوں کے لئے بلا شبہ یہ صدمہ ایک گہرا زخم ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو غیر معمولی صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد بالخصوص حضرت مرحوم کے محترم آپ کی ہر دو ہمشیرگان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور آپ کی اولاد و احفاد کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوئے اور ۶۶ سال سات ماہ دو دن کی لمبی عمر پا کر اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ مبارک میں ع

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ کی پیدائش سے قریباً ایک سال پہلے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی پیدائش کے متعلق بشارت دی جس کا ذکر حضور نے اپنی کتاب انوار الاسلام کے صفحہ ۳۹ حاشیہ پر ان الفاظ میں فرمایا:۔

"اولاد کے بارے میں عبدالحق نے کوئی الہام تو پیش نہ کیا مرف طول امل ہے لیکن ہم کو اس بارہ میں بھی الہام ہوا۔ اور اللہ جل شانہ نے بشارت دی اور فرمایا کہ

انا نبشرک بغلام

یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں" (۱۸۹۴ء)

اور جب آپ پیدا ہوئے تو حضور علیہ السلام نے اس نشان کا حسب ذیل الفاظ میں ذکر فرمایا:۔

"ہمیں خدا تعالیٰ نے عبدالحق کی یاوہ گوئی کے جواب میں بشارت دی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائیگا جیسا کہ ہم اسی رسالہ انوار الاسلام میں اس بشارت کو شائع کر چکے ہیں سو الحمد للہ والمنۃ کہ اس الہام کے مطابق ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا۔" (ٹائیٹل ضیاء الحق۔ صفحہ آخر)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہی کے ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کشف بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جب یہ پیدا ہوا تھا تو اس وقت عالم کشف میں آسمان پر ایک ستارہ دیکھا تھا جس پر لکھا تھا مُعَمَّرُ اللّٰہ"۔ (الحکم ۱۰/۱۲ صفحہ ۳)

آپ کے متعلق ایک الہام یہ بھی تھا کہ عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ چنانچہ آپ کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں وقتاً فوقتاً شائع ہونے والی اطلاعات سے احباب کو علم ہوتا رہا ہے کہ آپ کی صحت ایک لمبے عرصہ سے انتہائی طور پر کمزور چلی آ رہی تھی۔ اس پر نگاہ کرتے ہوئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اور وعدہ کے مطابق ہی آپ کو ۶۶ سال کی عمر عطا فرمائی۔ اور مختلف قسم کی دینی خدمات کی توفیق بخشی۔ چنانچہ تقسیم ملک سے قبل سالہا سال تک آپ نے علاوہ دیگر خدمات سلسلہ کے بطور ناظر تعلیم و تربیت کام کیا اور ہجرت کے بعد ربوہ میں بطور ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ کی خدمت بجا لاتے رہے علاوہ ازیں ربوہ میں بخاری شریف کا پر معارف درس بھی دیا۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں جو سب کے سب بفضلہ تعالیٰ صاحب اولاد ہیں۔ ہر سہ صاحبزادگان کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب اور دونوں صاحبزادیوں کے مبارک نام یہ ہیں۔ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ صاحبزادی امۃ الحمید صاحبہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی تمام اولاد اور سب جماعت کو اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مرحوم کو اپنے خاص قرب میں بلند درجات پر فائز فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

ادارہ بدر اس عظیم صدمہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد بالخصوص سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت مرحوم و مغفور مرزا شریف احمد صاحب کی اولاد سے اور ساری جماعت سے ہمدردی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو صبر کی توفیق بخشے۔ اور جماعت کا حافظ و ناصر رہے۔

ملک صلاح الدین ایم اے پبلشر و پرنٹر نے رمانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

# قادیان میں جماعت احمدیہ کا ستّرواں کامیاب سالانہ جلسہ

## اکناف عالم کے ستّرہ سو احمدیوں اور غیر مسلم شرفاء اور سامعین کی شرکت

### حضرت امام جماعت احمدیہ کا روح پرور پیغام۔ علمائے سلسلہ کی بلند پایہ علمی اور روحانی تقاریر۔ پُرسوز انفرادی اور اجتماعی دعائیں۔ پیشوایانِ مذاہب کی سیرت کا تذکرہ اور مجالس ذکر کا انعقاد

(مرتبہ مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج مسلم مشن بمبئی)

الحمدللہ جماعت احمدیہ قادیان کا ستّرواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں درویشان قادیان کے علاوہ ہندوپاک کے احمدیوں نے شرکت کی۔ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ۔ آندھرا۔ میسور۔ یو۔پی۔ سی۔پی۔ ریاست ہائے جموں و کشمیر کے احباب کے علاوہ کم و بیش اڑھائی سو احمدی قافلہ کی صورت میں پاکستان سے تشریف لائے۔

۱۶ دسمبر کو قادیان میں بارانِ رحمت کی پھواریں بھی پڑنے لگیں۔ اس لئے یہ جلسہ مقررہ جلسہ گاہ میں ہونے کی بجائے مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ قادیان اور مضافات سے ایک خاص تعداد میں غیر مسلم دوست بھی جلسہ کی کارروائی سننے اور اپنے واقف کار احباب سے ملاقات کے لئے آئے۔

#### جلسہ سالانہ اجلاس اول بتاریخ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۱ء

**حضور ایدہ اللہ کا پیغام** حسب پروگرام جلسہ کی پہلی تقریر کا پروگرام بتاریخ ۱۶ دسمبر ساڑھے دس بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم قریشی محمود احمد صاحب امیر قافلہ پاکستان نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد سب سے پہلے قریشی محمود احمد صاحب امیر قافلہ پاکستان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح افزا پیغام احباب جماعت کو سنایا۔ یہ پیغام سنتے ہی شمع خلافت کے پروانوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ حضور نے اس پیغام میں بنگال اور بہار کے ہندوؤں اور سکھوں سے اچھے تعلقات قائم کرنے کی بھی تاکید کی۔

**حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا پیغام** اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے احباب جماعت کو قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا دلآویز پیغام پڑھ کر سنایا۔

##### کامل انسان اور کامل نبی

ہر دو مبارک پیغامات کے بعد صاحب صدر نے جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی کو تقریر کے لئے بلایا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "کامل انسان اور کامل نبی"۔ آپ نے آیت کریمہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم (الآیہ) کی تلاوت کی اور اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ مذہب کا نقطۂ مرکزی ایمان باللہ و شفقت علیٰ خلق اللہ ہے۔ آپ نے سلسلۂ رسالت کا فلسفہ بیان کیا۔ وحدت انسانی کا تصور اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت غار حرا کا حسین پیرائے میں ذکر کیا۔ آپ کی صداقت پر مختلف غیر مسلم یورپین کے حوالے پیش کئے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل زندگی کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ فتح مکہ اور آپ کے عفو عام کا دلنشین انداز میں ذکر کیا۔ آخر میں غیر مسلمانوں کی چند آراء سنائیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر پر تقریر ختم کی

> ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
> لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

##### اسلامی تصوف اور اس کی خصوصیات

پہلی تقریر کے بعد صاحب صدر نے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ شوریٰ تقریر کی دعوت دی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "اسلامی تصوف اور اس کی خصوصیات"۔ آپ نے آیہ کریمہ اللّٰہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ (الآیہ) اور چند آیات کی تلاوت کی جن میں بندۂ مومن کی روحانی ترقیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ نے پہلے اس نظریے کا ذکر کیا کہ انسان "مخدوم العالمین" ہے۔ مگر خود انسان کو خدا کی عبادت کرنی ہے۔ پھر آپ نے بتایا کہ انسان فاعل مختار ہے۔ اور یہ صفات الٰہیہ کا مظہر بنایا گیا ہے۔ آپ نے اس بحث پر بھی روشنی ڈالی کہ اسلامی نظریے کے مطابق انسان مثبت کمالات حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کی روشنی میں آپ نے صبغۃ اللہ کی لطیف تفسیر بیان کی۔ زمانۂ انبیاء اور ان کے بعد کے زمانے میں تصوف کے متعلق لوگوں کے طریق ذکر کے بدلنے کا ذکر کیا۔ آپ نے تصوف کے متعلق حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی "کشف المحجوب" کا حوالہ دیا اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کو جو نصیحت کی اس کا بھی حوالہ دیا جس میں تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید کی ہے۔ آپ نے حقیقۃ الفقر کی بھی وضاحت کی۔ آپ نے آخیر میں تصوف کی جو سب سے اہم خصوصیت ہے وہ بیان کی یعنی دنیا میں ہی اطمینان قلب کا حاصل ہو جانا۔ آپ نے اپنا پورا مضمون نہایت عالمانہ رنگ میں بیان کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد پہلے دن کے پہلے اجلاس کا پروگرام ختم ہو گیا۔

##### دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کی کارروائی ٹھیک ۲½ بجے شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید ربوہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ کلکتہ کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

##### "جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں"

آپ نے آیہ کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ (الآیہ) کی تلاوت کی۔ پھر اسلام کی تدریجی اشاعت اور مختلف فلسفوں کے فروغ پانے کا ذکر کیا۔ اس ضمن میں حضرت مجدد الف ثانی اور سید ولی اللہ شاہ رح کے کارنامے بتلائے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اہمیت بتائی۔ آپ نے عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں جو کامیابی ہوئی اس پر بھی روشنی ڈالی۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ایشیا، یورپ اور افریقہ میں یہ جماعت اس طرح پھیل گئی ہے کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی طرف سے تبلیغ کی توفیق اس وقت صرف جماعت احمدیہ کو مل رہی ہے۔ غیر احمدی اخباروں کے حوالے پیش کئے۔ جن میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

---

# قرار دادِ تعزیت

## بوفات حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ وارضاہ

### از طرف جماعت احمدیہ مقامی قادیان

قادیان ۲۷ دسمبر حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی افسوسناک اطلاع ملنے پر قادیان کی مقامی جماعت کی طرف سے حسب ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی:۔

"حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ وارضاہ کے نہایت اندوہناک سانحہ ارتحال پر جملہ افراد جماعت احمدیہ مقامی قادیان اپنے دلی رنج و غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کا مبارک وجود اسلام و احمدیت کے لئے ایک خاص تقدس کا حامل تھا۔ آپ کے وجود میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی بابرکت پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اور حضور علیہ السلام نے آپ کو اپنی موعود اولاد میں سے جن کو آپؑ نے موجودہ زمانہ میں مقدس "پنج تن" کا نام دیا ایک فرد قرار دیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے گذشتہ نصف صدی کے قریب سلسلہ حقہ احمدیہ کی جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں وہ آپ کے مقام رفیع کو اور بھی نمایاں کرتی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے درجات کو بلند سے بلند فرمائے اور آپ کی روح کو اعلیٰ علیین میں اپنے مقدس والدین (حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا) اور سید ولد آدم سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں جگہ دے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و متعنا بطول حیاتہ اور دیگر افراد مقدس اہل بیت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور تمام جماعت کو صبر جمیل سے اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح سے ان مقدسین اور افراد جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

امیر مقامی قادیان

# اے عزیزو! ابھی کام کا ایک وسیع میدان آپ لوگوں کے سامنے پڑا ہے جس کیلئے بے انتہا خدمات اور قربانیوں کی ضرورت ہے

## تمام غیر مسلم شرفاء سے برادرانہ تعلقات مضبوط کرو اور انہیں اسلام و احمدیت کی خوبیوں سے روشناس کرتے رہو

### جس طرح مسلمان ہمارے بھائی ہیں اسی طرح ہندو اور سکھ بھی انسانیت کے وسیع حلقہ میں ہمارے بھائی ہیں!

### دنیا کی تباہی میں ہماری خوشی نہیں بلکہ دنیا کی نجات اور خوشحالی میں ہماری خوشی ہے!

قادیان میں جماعت احمدیہ کے سترویں جلسہ سالانہ بابت ۱۹۶۱ء پر

## سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیزم مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں بھارت کے ان احمدی احباب کے لئے جو قادیان کی مقدس سرزمین میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جمع ہو رہے ہیں کوئی پیغام ارسال کروں۔ سو سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے آپ لوگوں کو اپنی زندگیوں میں ایک بار پھر اس امر کی توفیق عطا فرمائی کہ آپ اس کے قائم کردہ روحانی مرکز میں جمع ہوں اور اس کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوں! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کے تمام مردوں اور عورتوں اور بچوں کو ان کے اس اخلاص کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور انہیں دین و دنیا میں اپنی برکات اور انوار سے متمتع کرے۔ آمین۔

اے عزیزو! بیشک جسمانی لحاظ سے ہم اس وقت آپ سے دور ہیں۔ مگر ہمارے دل آپ کے قریب ہیں۔ اور ہمارے قلوب میں بھی وہی جذبات موجزن ہیں۔ جو آپ کے دلوں میں پائے جاتے ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہندوستان میں اپنے دین کے جھنڈے کو بلند رکھنے اور آستانہ حبیبؐ پر دھونی رما کر بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مگر اے عزیزو! ابھی کام کا ایک وسیع میدان آپ لوگوں کے سامنے پڑا ہے جس کے لئے بے انتہاء خدمات اور قربانیوں کی ضرورت ہے۔ مالی قربانیوں کی بھی اور وقت کی قربانیوں کی بھی۔ اس لئے ہمت سے کام لو۔ اور اپنا قدم ہمیشہ آگے بڑھانے کی کوشش کرو۔ اور غیر مسلم شرفاء کو اپنے عملی نمونہ سے اور لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ بھی اسلامی خوبیوں سے آگاہ کرتے رہو۔ اور ہمیشہ ان کے ساتھ اچھے تعلقات رکھو۔ اور ایسے بلند اخلاق کا مظاہرہ کرو۔ کہ وہ تمہیں انسانوں کی صورت میں خدا تعالیٰ کے فرشتے سمجھنے لگ جائیں۔ یہ امر یاد رکھو کہ ہم لوگ کسی سوسائیٹی کے ممبر نہیں جو محدود مقاصد کے لئے قائم کی جاتی ہے۔ بلکہ ہم ایک مذہب کے پیرو ہیں۔ اور مذہب تعلق باللہ اور شفقت علی خلق اللہ کے مجموعہ کا نام ہوتا ہے پس جس طرح تعلق باللہ کے بغیر کوئی قوم مذہب سے سچا تعلق رکھنے والی قرار نہیں دی جا سکتی۔ اسی طرح شفقت علی خلق اللہ کے بغیر بھی کوئی مذہب سچا مذہب نہیں کہلا سکتا! اور شفقت علی الخلق اللہ کے دائرہ میں ایک ہندو اور سکھ وغیرہ بھی اسی طرح داخل ہے۔ جس طرح ایک مسلمان۔ پس میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنے ہمسایوں یعنے ہندو اور سکھ اصحاب سے ہمیشہ اچھے تعلقات رکھو۔ اور ان کی خوشی میں اپنی خوشی اور ان کی تکلیف میں اپنی تکلیف محسوس کرو۔ یہی وہ تعلیم ہے جو اسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں

دی ہے۔ اور جس کی وجہ سے اسلام کو دنیا کے تمام مذاہب پر فوقیت حاصل ہے۔ اسلام کوئی قومی مذہب نہیں بلکہ ایک عالمگیر مذہب ہے۔ جو دنیا کے تمام افراد کو اپنے دائرہ ہدایت میں شامل کرتا ہے۔ پس جس طرح مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ اسی طرح ہندو اور سکھ بھی انسانیت کے وسیع حلقہ میں ہمارے بھائی ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان سے برادرانہ تعلقات رکھیں۔ اور ان سے لطف و مدارات کا سلوک کریں۔ اگر کوئی شخص اپنی نادانی کی وجہ سے ہم سے عناد رکھتا ہے۔ تو یہ اس کا ایک ذاتی فعل ہے جس کا وہ خود ذمہ وار ہے۔ ہماری طرف سے کسی کی دلآزاری نہیں ہونی چاہیئے۔ اور نہ کسی کو تکلیف پہنچانے کا خیال ہمارے دلوں میں آنا چاہیئے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم بدی سے نفرت رکھیں۔ لیکن بد کی اصلاح کیلئے اس سے محبت اور پیار کا سلوک کریں کیونکہ آخر وہ ہمارا بھائی ہے۔ اور اس کی اصلاح ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے۔

پنجاب میں جن دنوں حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق طاعون کا مرض بڑے زور سے پھیلا ہوا تھا۔ اور لاکھوں لوگ لقمۂ اجل ہو رہے تھے۔ ان دنوں مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ مجھے بیت الدعا سے یعنی اس کمرہ سے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعاؤں کیلئے مخصوص کیا ہوا تھا اس طرح درد و کرب کے ساتھ رونے اور چیخنے چلانے کی آوازیں آئیں جیسے کوئی عورت دردِ زہ کی شدت سے کراہ رہی ہو۔ میں نے کان لگا کر سنا۔ تو مجھے محسوس ہوا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز ہے۔ پھر میں نے اور توجہ کے ساتھ کان لگائے تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر رہے ہیں۔ اور آپ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہیں۔ کہ اے خدا! تیری پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور طاعون دنیا میں آگئی۔ مگر اے میرے رب! اب دنیا طاعون سے مرتی چلی جارہی ہے۔ اگر سب لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔ پس دنیا کی تباہی میں ہماری خوشی نہیں بلکہ دنیا کی نجات اور خوشحالی میں ہماری خوشی ہے۔ پس تقویٰ اور خدا ترسی پر زور دو۔ دشمنوں تک سے ہمدردی کرو۔ بد دعائیں کرنیوالوں کو دعائیں دو اور بدخواہی کرنیوالوں کی خیر خواہی کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے جو آج تمہارا دشمن ہے وہ کل تمہارے صبر اور حسن سلوک اور نیکی کے نتیجہ میں تمہارا گہرا دوست بن جائیگا۔ پس سکھوں اور ہندوؤں سے اچھے تعلقات رکھو۔ سکھوں کا تو اس لحاظ سے بھی ہمارے ساتھ تعلق ہے کہ جسطرح ہم توحید کے قائل ہیں۔ اسی طرح وہ بھی توحید کے قائل ہیں۔ پس تمام غیر مسلم شرفاء سے برادرانہ تعلقات مضبوط کرو۔ اور انہیں اسلام اور احمدیت کی خوبیوں سے روشناس کرتے رہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرو کہ وہ ہماری مدد کرے۔ اور آسمان سے اپنی رحمت کے فرشتے ہماری تائید کیلئے نازل کرے ہم عاجز اور بیکس ہیں۔ جو کچھ ہوگا اسی کی تائید اور نصرت سے ہوگا۔ پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کو پھیلائے۔ دعائیں کرو کہ وہ ہمارے حقیر کاموں میں ایسی برکت پیدا فرمائے کہ انکے نتائج دنیا کیلئے حیران کن ثابت ہوں۔ اور ساتھ ہی کوشش اور جدوجہد سے کام لو۔ اور تمام دنیا کو ایک مرکز پر جمع کرنیکی کوشش کرو۔ اور اسلام اور احمدیت کے پھیلانے کا پروگرام ہمیشہ وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جاؤ۔ یہ امر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے مامور کے ذریعہ دنیا میں اسی وقت اپنی آواز بلند کیا کرتا ہے۔ جب چاروں طرف کفر اور شیطانی قوتوں کے حملے ہو رہے ہوں۔ اور روحانی امن اور چین لوگوں سے مفقود ہو چکا ہو۔ پس جس طرح کسی خوفناک جنگل میں شیروں اور درندوں کے حملہ سے وہی بھیڑیں محفوظ رہ سکتی ہیں جو گڈریئے کی بنسری پر دوڑتی ہوئی اسکے پاس آجائیں۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی وہی لوگ شیطانی حملوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ ہوں اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنیوالے ہوں۔ پس میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اشاعت اسلام کا فرض ہمیشہ یاد رکھو۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو یاد کراتے چلے جاؤ اور اپنے اعمال میں نیک تغیر پیدا کرو۔ تاکہ خدا کا جلال دنیا پر ظاہر ہو اور وہ منشاء پورا ہو جس کے لئے اس نے ہماری جماعت کو قائم فرمایا ہے۔ بیشک یہ ایک مشکل اور کٹھن کام ہے لیکن استقلال اور دعاؤں سے کام لینے کے نتیجہ میں آسمان کے دروازے آپ لوگوں کے لئے کھل جائیں گے۔ اور دنیا جن باتوں کو آج ناممکن سمجھتی ہے وہ کل ایک حقیقت بن کر اس کے سامنے ظاہر ہو جائینگی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت اور نتیجہ خیز بنائے۔ اور آپ کو اپنے فضل سے اس روحانی لذت اور سرور سے حصہ بخشے جسکے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس مقدس اجتماع کی بنیاد رکھی۔ اور ہر کس کو سلسلہ سے مخلصانہ وابستگی اور اشاعت اسلام کیلئے ہر قسم کی قربانیوں کی توفیق آپ کو عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی
۲۲ ۱۱/۶۱

ہفت روزہ بدر قادیان ــ مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء

# قادیان میں جماعت احمدیہ کا سترواں جلسہ سالانہ

## (مختصر کوائف)

خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ قادیان میں جماعت احمدیہ کا سترواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہوا۔ جس میں ایک معقول تعداد میں غیر ممالک کے احباب جماعت بھی شریک ہوئے۔ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات بنگال بہار۔ آندھرا۔ میسور۔ بمبئی۔ یوپی۔ سی پی۔ مدراس۔ دہلی۔ راجستھان کے علاوہ ایک بڑی تعداد میں ریاست ہائے جموں و کشمیر سے بھی دوست تشریف لائے

پاکستانی زائرین کا قافلہ قریباً دو سو افراد پر مشتمل آیا۔ ان کے علاوہ ۲۵ دوست انفرادی پاسپورٹوں پر تشریف لا کر مقامات مقدسہ کی زیارت اور اجتماعی دعاؤں میں شرکت اور جلسہ کی برکات سے مستفید ہوئے۔ پاکستانی قافلہ کو اس سال قادیان میں پانچ روز قیام کی سہولت میسر تھی۔ تاہم آمد و رفت بذریعہ ریل ہونے کے باعث آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی راستہ میں ایک ایک رات امرتسر اسٹیشن پر گذارنی پڑی۔ اس کے باعث زائرین کو شدید سردی کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جو بخاطر خود کافی تکلیف دہ امر تھا جسے احباب جماعت نے بڑے صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ شکر اللہ سعیہم

جلسہ کی مقررہ تاریخوں سے قبل موسم صاف رہا۔ لیکن جلسہ کے تینوں دن نہ صرف مطلع ابر آلود رہا بلکہ بونداباندی اور بعض اوقات اوسط درجہ کی بارش کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جس سے سردی میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا۔ چنانچہ تینوں دنوں کے اجلاسات احمدیہ جلسہ گاہ میں منعقد ہونے کی بجائے مجبوراً مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوتے رہے۔ اور غیر مسلم سامعین کی سہولت کی خاطر مسجد کا بڑا گیٹ کھول دیا گیا۔

اندرون ملک کے دور دراز کے علاقوں کے علاوہ خصوصیت سے قادیان اور اس کے مضافات سے جماعت کے سالانہ جلسہ میں غیر مسلم دوست بڑی تعداد میں خاص طور پر اشتیاق کے ساتھ ہر سال شریک ہوا کرتے ہیں۔ لیکن اس سال بارش کے سبب اور موسم کی خرابی کے باعث ایسے سامعین کی تعداد نسبتاً کم رہی۔ لیکن اس کمی کو لاؤڈ سپیکر کے عمدہ انتظام نے پورا کر دیا۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جلسہ کے دنوں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی باضابطہ طور پر اجازت لی جا چکی تھی۔ چنانچہ لاؤڈ سپیکر پر کی جانے والی تقاریر کی آواز احمدیہ محلہ سے نکل کر دور دور تک خوب صاف سنائی دیتی تھی۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی اور ہدایات کے ماتحت مہمانان کرام کے قیام و طعام اور جلسہ کے جملہ دیگر انتظامات بفضلہ تعالےٰ عمدگی سے سرانجام پائے۔ جلسہ کے آغاز سے چند روز قبل محلہ احمدیہ اور مقبرہ بہشتی کی صفائی رستوں کی درستی وغیرہ کا کام بھی آپ کی ہی نگرانی میں درویشان کرام نے بڑی مستعدی اور جفاکشی سے پورا کیا۔

پاکستانی قافلہ بذریعہ ریل ۱۴/۱۲/۶۱ کو دوپہر کے وقت لاہور سے روانہ ہوا۔ اور چھ بجے کے قریب امرتسر پہنچا۔ سرکاری انتظام کے ماتحت قافلہ کو رات امرتسر ہی میں رکنا تھا اس لئے جملہ زائرین کے لئے رات کا کھانا قادیان سے تیار کروا کر مستعد درویش نوجوانوں کے ہاتھ پہلے ہی امرتسر بھجوا دیا گیا۔ جنہوں نے نہ صرف بر وقت تواضع کی خدمات سرانجام دیں بلکہ مہمانوں کے لئے امرتسر اسٹیشن پر ہر ممکن سہولیات اور خدمات بھی بہم پہنچانے کی قابل قدر سعادت حاصل کی۔ اگلے روز مورخہ ۱۵/۱۲/۶۱ کو صبح آٹھ بجے قادیان پہنچنے والی گاڑی پر یہ قافلہ دارالامان پہونچ گیا۔ اسٹیشن پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے درویشان کرام اور ہندوستانی مہمانان کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ قافلہ کی پیشوائی کے لئے موجود تھے نیز مہمانوں کے سامان کے لئے گڈوں کا مناسب انتظام کر دیا گیا تھا مستورات تانگوں پر اور دیگر مہمانان پیدل اسٹیشن سے محلہ احمدیہ میں پہونچے

مہمانوں کے قیام کا انتظام حسب سابق اجتماعی صورت میں مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ کی عمارت میں کیا گیا۔ یہ عمارت بہت بوسیدہ ہو چکی ہے تاہم نسبتاً اچھے کمروں میں مہمانوں کو ٹھہرایا گیا۔ اور دوسرے حصوں میں طلبہ اور دیگر ضروری سامان وغیرہ رکھا گیا۔ اہل و عیال سمیت آنے والے احباب کے لئے حتی الامکان الگ کمرے مہیا کرنے کی غرض سے درویشان سے ان کے مکانات کے بعض حصے جلسہ کے لئے حاصل کئے گئے۔ اور درویشان نے اپنے روایتی خلوص و محبت کا ثبوت دیتے ہوئے نہ صرف اپنے مکانوں میں معزز مہمانوں کو جگہ دی بلکہ اپنی وسعت و توفیق کے مطابق ان کی خدمت بھی بجا لاتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ایسی فیملیز کا کھانا دونوں وقت جلسہ کے انتظام کے ماتحت چھوٹے بچوں کے ہاتھ مہمانوں کی قیام گاہوں میں باقاعدہ طور پر پہنچایا جاتا رہا۔

اس دفعہ جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے خواتین نسبتاً زیادہ تعداد میں آئیں اور باوجود درویشان کی طرف سے مکانات کے حصص کی پیشکش کے نصرت گرلز سکول کی عمارت میں مخصوص طور پر خواتین کے ٹھہرنے کا اہتمام کیا گیا۔ جہاں سکول ہی کی معلمات و طالبات نے ان کی خدمت و تواضع کی سعادت حاصل کی۔

اگرچہ اس سال جلسہ کے دنوں میں بوجہ بارش کے موسم خراب رہا۔ اور مقررہ جلسہ گاہ کی بجائے مسجد اقصےٰ میں اجلاسات ہوئے۔ لیکن سامعین جم کر بیٹھے رہے اور جلسہ کی تمام کارروائی پوری توجہ اور دلچسپی سے سنتے رہے۔ علماء و مقررین کی تقاریر بھی خدا کے فضل سے بڑی کامیاب رہیں اور حاضرین نے اچھا اثر لیا۔ جلسہ کے درمیانے روز دوسرے اجلاس میں پنجاب کے وزیر صنعت شری پنڈت موہن لال جی مع دیگر افسران اور غیر مسلم معززین کے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اجلاس کے اختتام پر آپ کے اعزاز میں مہمان خانہ میں جماعت کی طرف سے ٹی پارٹی کا بھی اہتمام کیا گیا۔

عجیب بات ہے ادھر جلسہ کے تین دن گذرے اور ادھر مطلع بھی صاف ہو گیا۔ ۱۹ دسمبر کو خوب دھوپ نکل آئی۔ اور احباب کے لئے قادیان کے محلہ جات اور دیگر قابل زیارت مقامات میں جانے کے لئے آسانی ہو گئی۔ اسی روز نماز ظہر و عصر کے بعد مقبرہ بہشتی میں اجتماعی دعا ہوئی۔

یوں تو قادیان کی مرکزی مساجد میں سارا سال ہی صبح کی نماز کے بعد درس القرآن وغیرہ کا انتظام ہوتا ہے۔ لیکن جلسہ کے دنوں میں باہر سے آنے والے علماء کرام سے استفادہ کی خاطر اس پروگرام کو زیادہ منضبط طور پر چلایا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال ۱۵ دسمبر کی صبح کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ اور ۱۶ دسمبر کو مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے قرآن کریم کی بعض آیات کی پر معارف تفسیر بیان کی اور حاضر الوقت احباب کے لئے روحانی مائدہ کے سامان بہم پہنچائے۔ ۱۷ دسمبر کو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے حدیث شریف کا درس دیا۔ اور اپنی سحر بیانی سے احباب جماعت کو لطف اندوز فرمایا ــ ۱۸ اور ۱۹ دسمبر کو حاضر الوقت ۱۳ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر حبیب علیہ السلام پر ایمان افروز اور روح پرور روایات سنائیں۔

جلسہ کے دنوں میں رات کے وقت اسی مناسبت سے سلسلہ میں مورخہ ۱۷ دسمبر کو بوقت شب مسجد اقصےٰ میں مختلف زبانوں میں ایمان افروز تقاریر ہوئیں۔ جو احباب کے لئے خاص دلچسپی کا باعث ہوئیں۔ ۱۸ دسمبر کی رات کو تربیتی جلسہ میں جناب شیخ عبد القادر صاحب کی علمی انکشافات پر مشتمل پر لطف تقریر اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی پر تاثیر تربیتی تقریر ہوئی جن کی تفصیلی رپورٹ دوسری جگہ درج کی گئی ہے۔

مورخہ ۱۹ دسمبر کو رات کے آٹھ بجے کی گاڑی پر پاکستانی قافلہ کی واپسی کا پروگرام تھا چنانچہ اسی روز اجتماعی دعا سے فراغت کے بعد احباب اپنے بستر اور سامان وغیرہ کو درست کر کے مہمان خانہ میں لے آئے جہاں سے ایک خاص انتظام کے ماتحت گڈوں پر سامان لدوا کر ریلوے اسٹیشن پہنچا دیا گیا۔ مغرب و عشاء کی نماز اول وقت ادا کرنے کے بعد اپنی اپنی فرودگاہوں میں رات کا کھانا کھا کر مہمانان کرام اسٹیشن کے لئے روانہ ہوئے۔ محترم امیر مقامی مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بھی الوداع کہنے کیلئے اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور ریل کے روانہ ہونے سے قبل اجتماعی دعا کی گئی۔ مہمانوں کی سہولت کی خاطر چند مستعد درویش نوجوان تو امرتسر تک مہمانوں کے ساتھ گئے۔ انہیں کے ہاتھ لنگر خانہ سے مہمانوں کے لئے صبح کا کھانا بھی بھجوایا گیا۔ اس طرح اگلے روز صبح نو بجے بذریعہ ریل پاکستانی زائرین کا قافلہ بسلامت پاکستان کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور ہندوستانی مہمان بھی اپنے اپنے پروگرام کے مطابق چند روز بعد ہوئے اپنے اپنے وطنوں کو واپس لوٹ گئے۔ واللہ خیراً حافظاً ــــ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس جلسہ کو جماعت [illegible]

# حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

## برائے

## جلسہ سالانہ قادیان بابت ۱۹۶۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ——— و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

**برادرانِ بھارت!**

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں اس سال بھی جلسہ سالانہ قادیان کیلئے کوئی پیغام بھجواؤں سب سے پہلے خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قادیان میں پھر جلسہ سالانہ منعقد کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ مقدس سنت کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس جلسہ میں قادیان کے مقامی احمدیوں کے علاوہ بھارت کے مختلف حصوں سے بھی احمدی دوست آکر شامل ہوں گے اور پاکستان سے بھی انشاء اللہ دو سو احمدیوں کی جماعت شرکت کرے گی اور ان کے علاوہ ہندوستان کے بہت سے شریف سکھ اور ہندو شہری بھی شامل ہوں گے میں ان سب کو جماعت احمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کہتا اور محبت کا سلام پہنچاتا ہوں۔ اور آپ صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے دل میں آپ سب کے لئے خواہ وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی مسلمان ہیں۔ ہندو ہیں یا سکھ ہیں یا بعض دوسری قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں ہمدردی اور اخلاص اور خیر خواہی کے جذبات جاگزیں ہیں۔

بے شک ہماری جماعت کے مقدس بانی **حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی** کو مذہبی عقائد کے اختلاف کی بنا پر بعض دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مباحثات کرنے پڑے اور ان مباحثات میں بعض اوقات کچھ گرمی بھی پیدا ہو گئی۔ مگر حضور کو خدا تعالیٰ نے ایسا دل عطا کیا تھا جو سب قوموں کے لئے دلی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات سے معمور تھا۔ چنانچہ آپ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

> "میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدہ مہربان والدہ اپنے بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بد عملی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔"
>
> (اربعین صفحہ ۱۷)

چنانچہ دنیا جانتی ہے کہ حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ نے اپنی جماعت میں ہندو قوم کے روحانی بزرگ **حضرت کرشن جی علیہ السلام** کی کتنی عزت اور محبت قائم کی ہے۔ اسی طرح حضور نے احمدیوں کے دلوں میں سکھ مذہب کے بزرگ **حضرت باوا نانک صاحب** رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اور عزت بھی قائم کی ہے! اور جماعت احمدیہ ان دونوں بزرگوں کو انتہائی احترام اور قدر کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور ان کی شان کے خلاف کوئی لفظ سننا برداشت نہیں کر سکتی۔ حضور کا یہ کارنامہ ایسا شاندار اور دور رس ہے کہ اگر لوگ سوچیں اور سمجھیں تو درحقیقت صرف اسی ایک بات نے بھارت کی تین بڑی قوموں کو محبت اور اتحاد کی زنجیروں سے باندھنے کا رستہ کھول دیا ہے۔

پس اے میرے احمدی بھائیو! آپ کا یہ مقدس فرض ہے کہ آپ ان دونوں قوموں کو اپنے قول اور اپنے عمل سے بتائیں کہ آپ کے دلوں میں حضرت کرشن جی اور حضرت باوا نانک کی ایسی غیر معمولی محبت پائی جاتی ہے جو خدا کے نیک بندوں کو اُس کے خاص برگزیدوں کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اگر آپ اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں تو آپ بنی نوع انسان کی بھاری خدمت کرنے والے بن جائیں گے! اور بھارت میں ایک **دائمی امن کی بنیاد** قائم ہو جائے گی۔ بلکہ ان دو بزرگوں پر ہی حصر نہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے دلوں میں حضرت رام چندر جی اور حضرت گوتم بدھ کی بھی خاص محبت قائم کر دی ہے! اور حضور کی تعلیم کے ماتحت ہمارے دل اس یقین سے معمور ہیں کہ یہ تمام بزرگ اپنے اپنے وقت میں خدا کے پیارے بندے تھے جو دنیا کو گناہ سے پاک کرنے کے لئے پیدا کئے گئے۔

لیکن اس کے مقابل پر اے میرے احمدی دوستو اور بھائیو اور عزیزو! آپ پر یہ بھاری ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ کہ آپ اپنے مدلل قول سے اور اپنے نیک عمل سے اور اپنی روحانی طاقتوں سے اور اپنی درد بھری دعاؤں کے زور سے ہندو اور سکھ قوم میں بھی یہ یقین راسخ کر دیں کہ **اسلام کا مقدس نبی** بھی یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کا ایک **عظیم الشان رسول** تھا جس نے اولاً عربوں کی وحشی قوم کو مہذب بنایا اور پھر مہذب سے خدا رسیدہ قوم بنایا اور بالآخر اُس وقت کی ساری معلوم دنیا کو خدا کا پیغام پہنچا کر بے نظیر روحانی علوم سے شناسا کیا۔ اس عظیم الشان انسان بلکہ **فخر انسانیت** کا لایا ہوا دین اس وقت آپ کے ملک میں بیشمار غلط فہمیوں کا شکار ہو رہا ہے کیونکہ آپ ایک ایسے ملک میں بیٹھے ہیں جس کی بھاری اکثریت اسلام کی صداقت کی قائل

نہیں اور نہ وہ اسلام کے مقدس بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خداداد رسالت کو شناخت کرتی ہے پس آپ لوگوں کی طرف سے سب سے بڑی خدمت یہ ہوگی کہ بھارت کی غیر مسلم اقوام کے دلوں سے اسلام سے متعلق تمام غلط فہمیوں اور بدظنیوں کو دور کر کے بلکہ اُن کے اندر اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ارفع روحانی شان کی پہچان پیدا کر دیں جس طرح کہ ہم نے اُن کے قدیم بزرگوں کے روحانی مقام کو پہچان لیا ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ جب دنیا بھر میں ایک وسیع اخوت کی بنیاد رکھی جا سکے گی اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالمگیر مشن پر ایمان لا کر سب قومیں بھائی بھائی بن جائیں گی۔

مگر یاد رکھو کہ صرف منہ سے تبلیغ کرنا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ آپ کو اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہیئے کہ نہ صرف یہ کہ آپ کے اخلاق حقیقۃً اعلیٰ ہیں بلکہ یہ بھی کہ آپ کے دل کی تاریں زمین و آسمان کے خالق کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور یہ کہ خالقِ دو جہاں آپ پر خاص شفقت کی نظر رکھتا اور آپ کی دعاؤں کو سنتا اور ہر مشکل میں آپ کی نصرت فرماتا ہے۔ یہ وہ کام ہے جس کے لئے آپ قادیان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اور جس کے لئے آپ کو دن رات کوشش اور نفس کے مجاہدہ میں لگا رہنا چاہیئے۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اس مقصد میں کامیاب کرے اور آپ لوگ دنیا کے سامنے بھی سرخرو ہوں اور خدا کے سامنے بھی سرخرو ہوں۔ اور آپ خدا تعالےٰ کے ایسے مقرب بندے بن جائیں کہ دوسروں کو صداقت کی طرف کھینچنے میں مقناطیس کا رنگ پیدا کر لیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور آپ لوگوں کی زندگیاں اور ہماری زندگیاں اور ہماری اگلی نسل کی زندگیاں دنیا میں بے کار نہ جائیں بلکہ شیریں پھل پیدا کرنے والی ثابت ہوں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

والسلام — خاکسار

مرزا بشیر احمد۔ ربوہ

۱۴ر دسمبر ۱۹۶۱ء

---

## چندہ جلسہ سالانہ

امسال ہمارا جلسہ سالانہ ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہوا۔ لیکن تاحال چندہ جلسہ سالانہ بجٹ کا نصف وصول ہوا ہے۔ باوجودیکہ احباب جماعت و عہدیداران کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا و تحریکات بار بار یاد دہانی کرائی جا رہی ہے۔ کہ یہ چندہ لازمی چندہ جات میں سے ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے جاری ہے۔ اس کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ یا سال کی آمد کا ۱/۱۲۰ ہے۔ اس چندہ کی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی چاہیئے تھی۔

جن جماعتوں نے تاحال اس بارے میں اپنا فرض اور ذمہ داری یعنی چندہ جلسہ سالانہ پورا ادا نہیں کیا ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد یہ چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اور جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ ہو وہ جلد مرکز میں ارسال فرما دیں۔ ناظر بیت المال قادیان

---

# شیموگہ میں احباب جماعت کی گورونانک ڈے پروگرام میں شمولیت

## احمدی مبلغ کی کامیاب تقریر

جماعت احمدیہ شیموگہ (میسور سٹیٹ) میں پہلی مرتبہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب مبلغ سلسلہ کے زمانہ میں موصوف کی کوشش سے مقامی سکھوں کے ساتھ قریبی تعلقات قائم ہوئے۔ اور آپس میں رواداری اور ایک دوسرے کے جلسوں میں پر خلوص شمولیت و تعاون کا سلسلہ شروع ہوا۔

حسب سابق اس سال بھی مقامی سکھ احباب نے ہمیں حضرت بابا نانک رح ڈے منانے کے بارہ میں مطلع کیا۔ اور جلسہ میں شمولیت کی ساری جماعت کو دعوت دی۔ نیز ہمارے مبلغ مکرم حکیم محمد دین صاحب سے جلسہ میں تقریر کی درخواست کی۔ مکرم مولوی صاحب بنگلور اور قریبی جماعتوں کے دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ لیکن اس پروگرام کی اطلاع کی بنا پر ٹھیک وقت مقررہ پر شیموگہ پہنچ گئے۔ اور احباب جماعت کی معیت میں اُن کے مذہبی اجتماع میں پہنچے۔ سکھ احباب نے بڑے تپاک سے جماعت احمدیہ کے سب افراد کا استقبال کیا۔ اور ہم سب کو دوسری سنگتوں کے ساتھ بٹھا کر اصرار سے کھانا کھلایا۔ کھانے سے فراغت کے بعد ۸ بجے شب کے قریب گرنتھ صاحب کا پاٹھ ختم ہوا۔ پاٹھ کے بعد کچھ دیر تک شبد پڑھے گئے۔ اور اس کے بعد تقریری پروگرام شروع ہوا۔

سردار ارجن سنگھ صاحب اور سردار کیول سنگھ صاحب نے یکے بعد دیگرے حضرت بابا نانک رح کی سیرت اور سوانح پر روشنی ڈالی۔ اور اس تقریب کے ضمن میں ایسے مواقع پر جماعت احمدیہ کے تعاون اور جماعت کی رواداری کو سراہا۔ اور یہ بھی ذکر کیا کہ یہ جماعت اپنی محبت کی وجہ سے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمان سمجھتی ہے۔ اور ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے گرو صاحب مسلمانوں کے بھی محبوب ہیں۔ اس کے بعد سردار صاحب موصوف نے مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست کی کہ اپنے خیالات سے مستفیض فرمائیں۔ چنانچہ مکرم مولوی صاحب نے تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد بتایا کہ کن حالات میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ نے اللہ تعالےٰ سے علم پا کر دو بچھڑے ہوئے بھائیوں یعنی سکھوں اور مسلمانوں کو اپنی پاک تعلیمات و ہدایات سے ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے۔

اس سلسلہ میں فاضل مقرر نے بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نظر میں حضرت بابا نانک کی عظمت اور ان کے روحانی مقام کا بھی ذکر فرمایا۔ نیز آپ کی چولہ صاحب کے بارے میں دریافت کا ذکر کیا۔ جس سے سکھوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور بار بار خوشی کے نعرے لگائے گئے۔ مکرم مولوی صاحب نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کا جماعت پر اثر واضح کیا۔ اور بتایا کہ ہماری جماعت کے سکھوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات رہے ہیں اسی ضمن میں جب آپ نے ننکانہ صاحب کے بارہ میں بیان کیا کہ حکومت پاکستان نے سکھوں کا مقدس مرکز ننکانہ صاحب جماعت احمدیہ کے سپرد کرنا چاہا۔ اور بہت سے سکھ بھی دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں اُسے احمدیوں کی تحویل میں محفوظ سمجھتے تھے۔ مگر ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ نے اُسے پسند نہیں فرمایا اور اس کی بجائے ایک بنجر زمین خرید کر جماعت کا مرکز قائم کیا۔ ان واقعات کی تفصیل پر سکھوں کی سنگتوں نے زور دار نعرے بلند کئے۔ آخر میں مکرم مولوی صاحب نے حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی طرح سچائی کے لئے مخلصانہ انداز سے جستجو کر کے زندہ خدا اور زندہ مذہب کا پتہ چلانے کا طریق بیان کیا۔ اس امر کی بھی اچھی طرح وضاحت کی کہ زندہ مذہب کی کیا برکات ہیں۔ اور وہ برکتیں جن لوگوں کو حاصل ہیں انہیں کا مذہب حقیقی معنوں میں مذہب کہلانے کے لائق ہے۔ کاش کہ ہر متلاشئ حق اُس کو پہچاننے کی کوشش کرے۔ آپ کی تقریر کے اختتام پر سکھوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا اور بلند آواز سے کہا کہ آپ پھر کب ملاقات کریں گے۔ ہم آپ سے اور بھی سننا چاہتے ہیں۔ مکرم مولوی صاحب کی تقریر کے اختتام پر موصوف کے گلے میں سردار کیول سنگھ صاحب نے اپنی کمیٹی کی طرف سے شکریہ کے بعد پھولوں کا ہار پہنایا۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ مولا کریم اس قوم کو حضرت بابا نانک رح کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار ایس کے اختر حسین
سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شیموگہ

## تعلق باللہ کی علامات

آپ کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ اظہار خیال کو آئے۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

"خدا تعالیٰ سے تعلق کی علامات"

آپ نے پہلے یہ بتایا کہ یہ عنوان تبلیغی۔ تربیتی اور علمی نوعیت کا ہے۔ ازالہ اوہام کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعلق باللہ کی تیس علامات بتائی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعوت الامیر میں ایک باب سجدۂ ملائکہ باندھا ہے۔ آپ نے دو مجذوبوں کے دو قصے بھی سنائے۔ جنہوں نے بعثت مسیح اور جماعت احمدیہ کی قبولیت عامہ کی خبر دی تھی۔ آپ نے تعلق باللہ کی کئی علامات بیان کیں۔ جیسے نزول انوار۔ خدا کی حفاظت وغیرہ۔ الحمدللہ کہ آپ نے اپنا مضمون آخر تک نہایت احسن پیرائے میں نبھایا۔ آپ کی تقریر کے بعد پہلے دن کے جلسہ کی کارروائی ختم ہوگئی۔

## جلسہ سالانہ کا دوسرا دن بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۱ء

دوسرے روز یعنی ۱۷ دسمبر کو دن کے دس بجے مسجد اقصیٰ میں پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت کے فرائض جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ نے ادا کئے۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر خاکسار کی ہوئی۔ تقریر کا عنوان تھا "شاہانِ اسلام کی رواداریاں"۔ میں نے محمد بن قاسم دولت غزنویہ۔ دولت مغلیہ۔ دولت خلجیہ اور دولت تغلق کی رواداری کی چند مثالیں بیان کیں۔ سلطان ٹیپو کا بھی ذکر کیا۔ انشاء اللہ یہ تقریر مکمل طور پر سلسلہ کے اخبارات میں شائع کر دی جائے گی۔

### دوسری تقریر

میری تقریر کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب لاؤڈ سپیکر کے سامنے تشریف لائے۔ آپ نے پنجابی زبان میں ایک نہایت شگفتہ سی تقریر کی۔ سامعین خوب محظوظ ہوئے۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کے خوشگوار تعلقات کا ذکر کیا۔ گرنتھ میں بٹالہ کے گرو یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا ذکر کیا۔ ساری تقریر بڑی دلچسپی اور خوب توجہ سے سنی گئی

### اسلامی تمدن کی خوبیاں

مکرم گیانی صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے مکرم مولانا محمد سلیم صاحب کو تقریر کی دعوت دی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "اسلامی تمدن کی خوبیاں" آپ نے اپنی تقریر میں اسلامی معاشرت کے محاسن بیان کئے۔ طریق ازدواج کی برکت النساء حبالۃ الشیاطین کا یہ مطلب بتایا کہ عورت شیطان پر قابو پانے کا ذریعہ ہے۔ آپ نے تجرد کی برائیاں بیان کیں۔ اور اس پر مفکّرین کے حوالے دیئے۔ تجزیہ بھی فرمایا کہ عورت کے قویٰ کی تکمیل شادی کے بعد ہی ہوتی ہے۔

اس کے بعد آپ نے تعدد ازدواج کا فلسفہ بیان کیا۔ اور اس پر سیر حاصل بحث کی۔ یک زوجگی کے باعث یورپ کی بے چینی کا ذکر کیا۔ پھر محدود تعدد ازدواج کا لامحدود تعدد ازدواج سے مقابلہ کیا۔

اس کے بعد آپ نے اسلامی مساوات کا ذکر کیا۔ اور چھوت چھات کے خلاف اس وقت حکومت اور عوام کی طرف سے جو آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ اس پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوگئی

### دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس بعد سہ پہر ۲ بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم میاں محمد یوسف صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر جناب گیانی عباد اللہ صاحب کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

### "پیغمبر اسلام کا پاک نمونہ"

آپ نے آیت کریمہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تلاوت کی۔ پھر مسدس حالی کے چند بند بھی سنائے جن کی ابتداء اس سے ہوتی ہے

"وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا"

پھر آپ نے یہ نکتہ بیان فرمایا کہ نسل انسانی نمونہ کی محتاج ہے۔ اوتار و انبیاء سبھی انسان کے لئے نمونہ بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ نے حب اللہ کی کامیابی کی کئی مثالیں دیں۔ جیسے کرشن اور کنس اور رام و راون کی مثال۔ پھر فتح مکہ کا واقعہ بیان کیا۔ جار ذی القربیٰ اور جار بالجنب کی تفسیر کی۔ اخیر میں آپ نے لا اکراہ فی الدین کی تفسیر کی اور بتایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دین میں جبر کو روا نہیں رکھا۔

### حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اخلاق فاضلہ

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب کے بعد اب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تقریر کے لئے مائیکروفون کے پاس تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "حضرت بانی سلسلہ کے اخلاق فاضلہ" آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے جستہ جستہ واقعات بیان فرمائے۔ پھر آپ کی وہ تعلیم بیان کی جس سے تمام قوموں کے درمیان صلح و اتحاد کی بنیاد پڑتی ہے۔ آپ نے خصوصیت سے حضرت مسیح موعود کی سیرت کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بنی نوع انسان سے محبت۔ توکل علی اللہ۔ مہمان نوازی۔ زیر دستوں سے حسن سلوک۔ آپ نے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کے بڑے بھائی ابو النصر آہ کے تاثرات بھی سنائے۔ امید ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ تقریر جلد ہی "بدر" کی زینت بنے گی۔ اور قارئین پوری تقریر سے محظوظ ہوں گے۔

### وزیر صنعت پنڈت موہن لال کی جلسہ میں شمولیت

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے دوران پنجاب کے وزیر صنعت جناب پنڈت موہن لال صاحب جلسہ میں شرکت کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف لائے۔ اس وقت بارش ہو رہی تھی اور سردی سخت پڑ رہی تھی۔ مکرم وزیر صاحب موصوف نے اسی موسم میں جلسہ میں شرکت کی۔ اور نہایت توجہ سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر سنتے رہے

### ایک غیر مسلم دوست کی نظم

آپ کی تقریر کے بعد ایک غیر مسلم دوست خری کمشن راج گوہر نے پنجابی زبان میں ایک نظم سنائی۔ جو انہوں نے اسی جلسے میں سنانے کے لئے تیار کی تھی۔ آپ اردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں اشعار کہتے ہیں۔ آپ کی نظم بہت پسند کی گئی۔ نظم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منقبت انوکھے انداز میں بیان کی گئی۔ اس میں سیم کا ایک فلسفہ بیان کیا گیا جو بہت دلچسپ تھا۔

### ہندی میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس نظم کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ کلکتہ نے ہندی میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد دوسرے دن کی کارروائی ختم ہوگئی۔

### ٹی پارٹی

۵ بجے مکرم جناب پنڈت موہن لال وزیر صنعت کو مہمان خانہ میں ٹی پارٹی دی گئی تھی۔ وزیر صاحب موصوف کے ساتھ ہندو پاک سے آئے ہوئے معزز مہمان مدعو تھے۔ اور قصبہ کے قریب کے اور ہندو معززین بھی مدعو تھے۔ سبھی مہمان خانے آئے۔ اور چائے نوشی میں شریک ہوئے۔

## جلسہ سالانہ کا تیسرا دن ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا پہلا اجلاس بھی ٹھیک دس بجے مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ اس کی صدارت جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

### حقیقتِ دعا

آپ نے پہلے دعا کے متعلق تین باتیں بیان کیں۔ دعا کی تعریف کی اور بتایا کہ دعا خالق و مخلوق کے درمیان رشتہ کا نام ہے۔ دعا اور عمل کا رشتہ بھی بتایا۔ آپ نے دعا کے لئے محرکات طمع اور خوف کا بھی ذکر کیا۔ دعا استقلال کی متقاضی ہے۔ اس پر آپ نے ایک بزرگ اور پھر حضرت زکریا علیہ السلام کی مثال پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ دعا کے لئے خوف۔ طمع اور وفا ضروری ہے۔

آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اور قادیان سے متعلق خدا تعالیٰ کے وعدے جلد پورے ہونے کی دعا کی تحریک کی۔ آپ کی اس تحریک سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔ اور جب آپ نے تقریر ختم کی تو سامعین نے صدر جلسہ سے درخواست کی کہ وہ حضور کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کرائیں۔ چنانچہ یہ دعا بھی کرائی گئی۔

### دنیا کا آئندہ مذہب

صاحبزادہ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد جناب مہاشہ محمد عمر صاحب تقریر کے لئے بلائے گئے۔ آپ نے "دنیا کا آئندہ مذہب" کے عنوان پر اظہار خیال کیا۔ آپ نے مذہب و دھرم کی تعریف کی۔ اور بتایا کہ دھرم خدا تک پہنچنے کے راستے کا نام ہے۔ آپ نے توحید الٰہی کا ذکر کیا۔ اور حضرت رامچندر جی کا ایک واقعہ سنایا کہ انہوں نے ایک اچھوت عورت کو خدا تک پہنچنے کی بشارت دی۔ اس کے بعد آپ نے سلسلۂ رسالت کے متعلق سنت الٰہی کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اس زمانے میں مذہب اسلام میں ایک رسول پیدا ہوئے ہیں۔ اور ان کی تعلیم میں تمام مذہبی پیشواؤں کی تعظیم ضروری قرار دی گئی ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے محترم مہاشہ صاحب نے مختلف حوالہ جات اور دیگر شواہد کو پیش کر کے اسبات کو ثابت کیا کہ آئندہ دنیا کا مذہب اسلام ہوگا۔

### تیسری تقریر

مکرم مہاشہ صاحب کے بعد مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ اظہار خیال کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "مشنوں کے حالات" آپ نے پہلے بلاد عربیہ کی اہمیت بتائی۔ کہ تین مذاہب کا مرکز ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کے فائدے بتائے۔ پھر وفات مسیح کے متعلق کہا کہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی یہ تحقیق عربی ممالک میں بھی قبول کی جا رہی ہے۔ آپ نے اس پر علامہ رشید رضا ایڈیٹر المنار اور علامہ شیخ محمد شلتوت کے فتاویٰ پیش کئے۔

آپ نے بلاد عربیہ میں تبلیغ احمدیت کے متعلق کہا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علمائے شام کے چیلنج کے جواب میں پہلے مولانا جلال الدین صاحب شمس کو ملک شام کا مبلغ بنا کر بھیجا۔ ان کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب وہاں گئے پھر مولانا محمد سلیم صاحب۔ اس کے بعد کہا کہ میں بلاد عرب میں بھیجا گیا۔ آپ نے آخر میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق ام الالسنہ۔ ناسخ منسوخ اور معراج روحانی ایسے مسائل کی اب عرب میں بھی تائید ہو رہی ہے۔

## افریقہ اور مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام

آپ کے بعد مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ افریقہ نے افریقی مشن کے حالات سنائے۔ پھر مکرم مرزا چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق مبلغ لنڈن نے مغربی ممالک کے مشن کے حالات بیان کئے۔ ان تینوں بزرگوں نے ایسے طریق سے مشن کے حالات بیان کئے جن سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔ اور ان کو اپنی قربانیوں کی قدر معلوم ہونے لگی۔ ان تقریروں کے بعد آج کے پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

## جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس

### دوسرا اجلاس

آج کا دوسرا اور جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس ٹھیک ۲½ بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی ہوئی۔ عنوان تھا

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام"

آپ نے پہلے آیت کریمہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الآیہ پڑھی اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ملک کی جو اخلاقی مذہبی حالت تھی اس کا ذکر کیا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد والی اخلاقی زبوں حالی بھی بیان کی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا فلسفہ بیان کیا اقبال کا شعر ہے

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے

پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے چند نکات کی وضاحت کی۔ اختلافات کے فیصلہ کا طریق "قرآن" کو حکم ماننا۔ سنت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کو حجت ماننا۔ اور حدیث کو مرتبہ ظن میں رکھنا۔

پھر آپ کے علم کلام کے اس اہم بات کے پہلو کا ذکر کیا کہ جو کتاب من جانب اللہ ہونے کی مدعی ہے۔ اس کو اپنا دعویٰ اور دلیل خود

پیش کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند اصطلاحوں کا بھی ذکر کیا۔ جیسے زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب۔

پھر آپ نے پیشوایان مذاہب کی تعلیم کے متعلق جو اصول بیان کیا ہے وہ بیان کیا۔ "اجرائے نبوت" کے فلسفہ پر روشنی ڈالی۔

مسئلہ جہاد۔ دجال۔ یاجوج ماجوج کے متعلق تفصیلات بیان کر کے کہا کہ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام ہے۔ کہ آپ جو پہلے فرماتے تھے آج اہل علم بھی وہ ماننے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے فرمائی۔ عنوان تھا۔

"قبولیت دعا کے شیریں پھل"

آپ نے اپنی تقریر میں بطور نمونہ دس پھلوں کا ذکر فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے پھل حضرت اسمٰعیل و اسحٰق۔ اسی طرح حضرت زکریا حضرت یحییٰ حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابراہیم کی دعا کا ایک شیریں پھل قرار دیا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ عرب کا انقلاب دعا محمدی کا رہین منت ہے۔ عمر کا اسلام دعا محمدی کا نتیجہ تھا۔ پھر آپ نے قبولیت دعا کے اس شیریں پھل کا ذکر کیا جنہوں نے جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پھر قبولیت دعا کے دوسرے شیریں پھل یعنی حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کے ظہور کی بات کہی۔ آپ نے جماعت احمدیہ قادیان کو بھی دعا کا ایک شیریں پھل قرار دیا۔ اور فتنہ ۱۹۵۳ء کے وقت نصرت حق کو بھی دعا ہی کا ایک پھل ثابت کیا پھر قادیان کی واپسی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خواب سنایا۔

آپ کی یہ تقریر جماعت احمدیہ قادیان کے سترویں جلسہ سالانہ کی آخری تقریر تھی۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی وہ نظم جس کا ایک شعر یہ ہے۔

اک جوانِ منچلی اُٹھ بعزم استوار

نواب صاحب سندھ کے دوست چوہدری ظفر اللہ صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔

اس کے بعد صدر جلسہ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے خدا ... یا اختتامی تقریر کی۔ آپ نے منجملہ ... باتوں کے یہ بھی کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا اور آخری جلسہ اسی مسجد اقصےٰ میں ہوا تھا۔ ہمارا یہ سترواں سالانہ جلسہ بھی اسی مسجد میں ہوا۔ پھر آپ نے درویشوں۔ مبلغوں اور جلسہ میں شامل ہونے والوں اور نہ ہو سکنے والوں کے لئے دعا و استقامت کرنے کی تحریک کی۔

اس کے بعد غیر مسلم معزز حضرات کی طرف سے اس جلسہ پر مبارکباد اور کامیابی کے جو پیغام آئے تھے وہ پڑھ کر سنائے گئے پھر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے حاضرین سمیت ایک لمبی دعا کی۔

اور اس طرح جماعت احمدیہ قادیان کا یہ سترواں جلسہ خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوا۔

## ایک تربیتی اجلاس

جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے نظارت تعلیم و تربیت نے ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو رات کے ۸ بجے مسجد مبارک میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد دو معرکۃ الآراء تقریریں ہوئیں۔

پہلی تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب آف لائلپور کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "مصر سے ایک نئی انجیل کا انکشاف" احباب کو معلوم ہے کہ ان دنوں فلسطین اور مصر میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے کچھ نئے آثار کا انکشاف ہوا ہے جن سے ان بیانات کی تصدیق ہوتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یسوع مسیح کی زندگی۔ موت۔ عقائد اور تعلیمات کے متعلق بیان کئے ہیں۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب بڑی محنت سے ان آثار کی تحقیق میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ کئی محیر العقول انکشافات جماعت کے سامنے لا چکے ہیں۔ یہ آپ کی تازہ پیشکش ہے۔

مصر کے کچھ کسان کھیت میں کھاد جمع کر رہے تھے۔ اسی دوران میں انہیں قدیم قبطی زبان میں کچھ صحیفے ملے۔ محکمہ آثار قدیمہ نے اس پر ریسرچ کی تو معلوم ہوا کہ ان صحیفوں میں حضرت یسوع مسیح کے اقوال۔ ادعیہ۔ مکاشفات وغیرہ ہیں۔ ان صحیفوں کا قبطی زبان سے انگریزی زبان میں پانچ ماہرین نے ترجمہ کیا۔ ان صحیفوں میں حضرت مسیح کو ایک انسان کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اور ماں کی۔ اور ان کی والدہ کی ہجرت کا بھی ذکر ہے۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب نے اس انجیل کی چند تعلیمات سنائیں جن سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ یہ مقالہ جلد کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔

دوسری تقریر — آپ کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے جماعت کو نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میں جماعت کو پانچ باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یعنی

(۱) تبلیغ (۲) مالی قربانی (۳) اخوت (۴) پابندی نماز (۵) سلسلہ کے ساتھ تعلق۔

آپ نے ان پانچوں باتوں کی نصیحت دلنشیں انداز میں کی۔ اور ان کے متعلقات پر بھی نہایت پاکیزہ انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد جناب صدر نے سامعین کو مخاطب کیا۔ اور رضاء الٰہی حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔

## ذکر حبیب علیہ السلام

۱۹ر دسمبر کو نماز صبح کے بعد ایک تقریب مسجد مبارک میں منعقد ہوئی جس میں قادیان میں حاضر الوقت حسب ذیل حضرات مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام نے ایک ایک روایت بیان کی۔ یہ مجلس بڑی ایمان افروز ثابت ہوئی:-

حضرت حاجی محمد الدین صاحب
حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب
حضرت ڈاکٹر عطر دین صاحب
حضرت میاں اللہ دین صاحب
حضرت بھائی محمود احمد صاحب
حضرت نبی بخش صاحب
حضرت ملک لعل حیدر صاحب

حضرت فقیر اللہ صاحب۔ حضرت میاں محمد یوسف صاحب حضرت شیخ محمد حسین صاحب حضرت سید پیر محمد صاحب۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

# کونسی زندگی اچھی ہوتی ہے

(از مکرم سید محمد احمد صاحب سابق پراونشل امیر اڑیسہ)

ایک مقولہ ہے
"آگے موت پیچھے حیات"
خدا کے کلام میں بھی خلق الموت والحیات آیا ہے یعنی اول موت کا لفظ لکھا ہے اور بعد میں حیات کا لفظ۔ حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ اکثروا ذکرھا ھاذم اللذات۔ موت کو اکثر یاد کیا کرو۔ اتفاق سے اسی اخبار بدر میں "کونسی موت اچھی ہوتی ہے" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہو چکا ہے آج کی صحبت میں کونسی زندگی (حیات) اچھی ہوتی ہے، کے بارے میں کچھ غور کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔
لا تموتن الا وانتم مسلمون۔
اور اسی قسم کی دوسری آیتوں سے جہاں موت کا ذکر آیا ہے وہاں حیات کا ذکر بھی ضمناً آگیا ہے۔ خدا کی عبودیت اور فرمانبرداری یعنی اسلام اس کا لب لباب ہے۔

---

دنیا میں جو پیدا ہوا ہے وہ ضرور کسی نہ کسی دن مرے گا۔ پیدائش کے بعد سے لے کر موت تک کی مدت کا نام حیات ہے۔ از آدم تا ایندم جتنے لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں اکثریت ایسوں کی ہے کہ جو اپنی زندگی کا نصب العین مقرر کئے بغیر جانوروں کی طرح کھاتے پیتے گذر جاتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی زندگی کی قدر و قیمت سمجھتے ہیں وہ اپنی زندگی کا کوئی نہ کوئی نصب العین مقرر کر کے اس کے مطابق اپنی زندگی گذار دیتے ہیں۔ کوئی ہمالیہ کی چوٹی پر چڑھنا اپنا نصب العین قرار دیتا ہے اور وہ اسی میں اپنی زندگی گذار دیتا ہے۔ کوئی کسی ایجاد کے پیچھے اپنی زندگی گنوا دیتا ہے۔ کوئی کسی بات کی تحقیق میں لگ جاتا ہے اور اس کو اپنی زندگی کا بڑا کارنامہ سمجھتا ہے۔ غرض کوئی کسی دھن میں لگ جاتا ہے اور کوئی کسی دھن میں۔
کہتے ہیں کہ ایک شخص بڑا مسخرہ تھا اس نے اپنی زندگی کا نصب العین لوگوں کو ہنسانا اور خوش کرنا ٹھہرایا تھا عمر بھر اسی دھن میں لگا رہا اور لوگوں کو ہنساتا رہا۔ اس میں اتنا غلو کر گیا کہ وہ مجسم ہنسی بن گیا۔ لوگ اسے دیکھتے ہی ہنسنے لگ جاتے تھے۔ جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے سوچا کہ عمر بھر تو لوگوں کو ہنساتا رہا۔ میرے مرنے پر طبعی طور پر لوگ ملول ہوں گے اور میرے عزیز و اقارب دوست آشنا رو پیٹیں گے۔ اب مجھے کچھ ایسا کام کرنا چاہیئے کہ میری موت پر بھی لوگوں کو ہنسی آجاتی۔ اس نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور وصیت کی کہ دیکھو جب میں مرنے لگوں اور میرا مرنا یقینی ہو جائے تو مجھے اس طرح بٹھا دینا کہ میرے دونوں پاؤں پھیلے ہوئے ہوں اور میرا دھڑ سیدھا رہے۔ چنانچہ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ جب غسل کے لئے میت کو باہر لایا گیا اور اس کے دھڑ کو لٹا دینے کی کوشش کی گئی۔ تو دونوں ٹانگیں اوپر کو سیدھی کھڑی ہو گئیں۔ اگر ٹانگوں کو سطح پر جمانے کی کوشش کی جاتی تو دھڑ سیدھا کھڑا ہو جاتا۔ دھڑ دبائیں تو ٹانگیں کھڑی ہو جائیں ٹانگوں کو دبائیں تو دھڑ کھڑا ہو جائے۔ غرض یہ ایک تماشہ بن گیا اور لوگ بے ساختہ ہنس پڑے۔
بظاہر اس کی زندگی اس کے نصب العین کے مطابق ہوئی مگر اس سے کیا فائدہ؟

---

اسی طرح ایک ظالم و جابر شخص کے نصب العین کا بیان سنیئے۔ اس نے اپنی زندگی کا نصب العین سبھوں کو رلاتا مقرر کیا ہوا تھا۔ گھر والے پڑوسی محلہ والے اور گاؤں والے اور گاؤں کے مضافات کے لوگ اس سے نالاں تھے۔ اپنی بڑائی اور برتری کے لئے اس نے یہ شیوہ اختیار کیا ہوا تھا کہ خواہ مخواہ جھوٹ موٹ لوگوں کو مقدمہ میں پھنساتا اور کورٹ کچہری تک دوڑا دوڑا کر ہلکان کرتا۔ بیچارے لوگ اس سے اس قدر خائف تھے کہ جنگل کے شیر سے بھی کیا کوئی ہوگا۔ جس راستے وہ جاتا لوگ ادھر ادھر ہو جاتے گھروں میں چھپ جاتے۔
جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے سوچا کہ لوگ میری موت پر ضرور خوشی منائیں گے۔ مجھے کچھ ایسا کرنا چاہیئے کہ وہ میری موت پر خوشی نہ منا سکیں۔ اس نے کچھ سوچ کر اپنے بڑے بیٹے کے ذریعہ سب کو بلا بھیجا۔ اور ان سے بڑی منت و خوشامد و عاجزی سے درخواست کی کہ آپ لوگ میرے قصور کو معاف فرما دیں میں نے آپ لوگوں کا قصور کیا ہے۔ اور بہت بڑا قصور۔ غرض اس طرح بیان کیا کہ لوگوں کا دل پسیج گیا اور سبھوں نے یک زبان ہو کر کہہ دیا کہ ہاں ہم تمہارے قصور کو معاف کرتے ہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ نہیں نہیں میرا قصور اتنا زیادہ اور اتنا بڑا ہے کہ صرف آپ کے یہ کہہ دینے سے کہ ہم معاف کرتے ہیں معاف نہیں ہو سکتا لوگوں نے پوچھا پھر کیا کیا جاوے۔ اس نے ان لوگوں کو قسم دے کر کہا کہ جب میں مر جاؤں تو آپ لوگ میرے جنازے کو گھسیٹ لے جائیں اور ہر شخص میرے منہ پر تھوک کے میری بے حرمتی کرے وغیرہ وغیرہ۔ تب میں سمجھوں گا کہ آپ لوگوں نے میرے قصور کو معاف کر دیا ہے لوگوں نے ایسا ہی کرنے کا وعدہ کیا اور اسے اطمینان دلا کر چلے گئے ان کے جانے کے بعد اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا کہ جب یہ لوگ میری لاش کے ساتھ اس طرح کی بد سلوکی و بے حرمتی کریں تو پولیس کے ذریعہ ان کو پکڑ لینا تا یہ لوگ میری موت پر خوشی نہ منا سکیں جس طرح میری زندگی میں روتے تھے میری موت پر بھی روئیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب کہ لوگ اس کی وصیت کے مطابق عمل کر رہے تھے تو پولیس نے سبھوں کو عین موقع پر گرفتار کر لیا۔ دیکھئے یہاں اس کی زندگی اس کے نصب العین کے مطابق ہوئی مگر عقلمندوں کے نزدیک بدترین زندگی کہلائی اور وہ ایسا کر کے اسفل السافلین میں جا گرا۔

---

اسی طرح جو لوگ اپنی ضمیر کی پکار پر خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی مرضی کے مطابق کوئی مشقت و ریاضت اپنے لئے مقرر کر لیتے ہیں۔ کوئی تو اپنے وجود کا ایک حصہ بالکل بیکار کر دیتا ہے۔ تا ایسا کرنے سے خدا خوش ہو جاتے۔ کوئی عمر بھر کام دھندا چھوڑ کر جنگل میں پھل پھول کھا کر زندگی بسر کرتا ہے تا اس سے اس کا خدا راضی ہو جائے۔ کوئی عمر بھر لذائذ سے پرہیز کرتا رہتا ہے۔ غرض ہزاروں قسم کے من گھڑت نصب العین سے اپنے خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ مگر کبھی بھی ان سے خدا تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کا اظہار نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

زیں تراشیدن بہانے مشد تباہ
کم کسے سوئے خدا بردست راہ

---

انسان ناقص العقل ہے۔ اس کا خودساختہ نصب العین اسے منزل مقصود تک نہیں لے جا سکتا اس کے علاوہ ہر شخص اپنا نصب العین اپنی مرضی اور خواہش کی بنا پر مقرر کرنے سے دنیا میں افتراق اور تشتت کی کوئی حد بھی نہ رہتی۔ پھر ہر زمانے کے لوگ اپنے زمانے کے لحاظ سے گذرے ہوئے زمانے کے لوگوں سے بالکل جدا اپنا اپنا نصب العین مقرر کرتے۔ ایسی صورت میں یہ سمجھا جاتا کہ خدا ایک نہیں ہے۔ ہر ایک انسان کا خدا دوسرے انسان کے خدا سے جدا ہے۔ جتنے لوگ ہوتے اتنے ہی خدا سمجھے جاتے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتیں۔

---

اس ظلوم جہول انسان پر جب خدائے رحیم و کریم نے بار امانت لاد دیا تو اس کی کم عقلی پر ترس کھاتے ہوئے اس کی کامیابی کے لئے ایک نصب العین بھی بتا دیا۔ انسان تاریک سے تاریک زمانے میں ہو یا پھر علم تہذیب تمدن اور ترقی کے زمانے میں پیدا ہو سبھوں کے لئے ایک ہی نصب العین مقرر کر دیا تا یکجہتی ہو اور اتحاد و اتفاق سے رہیں۔ تا ہر زمانہ اور ہر ملک کا خدا ایک ہی ہو اور اس کے تمام بندوں کا نصب العین ایک ہی ہو۔
پارہ ۱۶ رکوع ۱۶ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے
فاما یاتینکم منی ھدًی فمن تبع ھدای فلا یضل ولا یشقی۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیٰمۃ اعمٰی ۝
اسی طرح خدا تعالےٰ ایک دوسرے مقام میں فرماتا ہے
اھبطوا منھا جمیعًا فاما یاتینکم منی ھدًی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۝
پس اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا اور نہ کبھی ہلاکت میں پڑے گا اور جو شخص پھرنے یا دولانے کے باوجود اعراض سے کام لے گا اسے تکلیف والی زندگی ملے گی۔ اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔
اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی خدا کی طرف سے ہدایت آتی رہے گی تو جو شخص اپنے وقت کی آئی ہوئی ہدایت کی اتباع کرے گا وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ اور نہ ہلاکت میں پڑیگا خدا تعالےٰ نے یہ نہ فرمایا کہ ایک دفعہ جو ہدایت میں نے بھیجدی ہے۔ بس قیامت تک اس کی اتباع کرو۔ بلکہ یہ فرمایا کہ
فاما یاتینکم منی ھدًی
جب کبھی کوئی ہدایت میری طرف سے آئے اس کی اتباع ضروری ہے۔ کوئی کہے کہ میں سب سے پہلے ہدایت پر عمل کروں گا۔ میں تو حضرت آدم پر اتری ہوئی ہدایت پر عمل کروں گا مجھے

اب اسے ہی ہدایت پر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت کا آدمی کہے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہدایت پر عمل کروں گا وہ بھی خدا کی طرف سے تھی مجھے موسیٰ کی ہدایت پر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ شخص یقیناً خدا کے منشاء کی خلاف ورزی کرنے والا ہوگا۔ اسی طرح حضرت نبی کریم صلعم کے وقت کا آدمی یہ کہے کہ میں حضرت نبی کریم صلعم کی لائی ہوئی ہدایت پر کیوں عمل کروں۔ میرے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہدایت کافی ہے۔ وہ شخص یقیناً خسران مبین [illegible] ہوگا وہ ہرگز ہرگز اپنے خالق و مالک کو [illegible] خوشنودی نہیں کر سکے گا۔ اس کا یہ فعل خدا کے منشاء کے [illegible] سب آئین کے خلاف ہوگا۔ اس لئے اس کی زندگی خبیث ہوگی۔

---

اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ اسلام آدم کے وقت میں تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں بھی وہی اسلام تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقتوں میں بھی وہی اسلام تھا۔ اسی طرح دوسرے انبیاء کے زمانہ میں وہی اسلام یعنی خدا کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دینا تھا۔ ان تمام انبیاء کو بھیجنے والا وہی ایک خدا ہے۔ مگر زمانہ کی ترقی کے ساتھ بنی نوع انسان کی سمجھ بوجھ، تمدن و تہذیب ترقی پذیر ہوئی۔ روحانی تعلیم میں بھی ضرورت زمانہ کے مطابق تبدیلی آتی رہی۔ بنیادی باتیں تو ہر زمانہ میں باقی رہیں مگر تعلیم میں وسعت اور زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ اس کے احکام میں تبدیلی واقع ہوتی گئی۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک بچہ کے لئے جو کوٹ اس کے ایک سال کی عمر میں بنایا گیا تھا وہ کوٹ پانچ چھ سال کی عمر میں اور پانچ چھ سال کی عمر کا کوٹ دس سال کی عمر میں اور دس سال کی عمر کا بارہ چودہ سال کی عمر میں فٹ نہیں آ سکتا۔ بچہ تو وہی ہے جو اب بڑھتا بڑھتا جوان ہو گیا ہے اس کے بڑھنے کے ساتھ [illegible] لمبائی چوڑائی اور وسعت میں ترقی ہوتی رہی ہے۔ اسی طرح وہ ہدایت جو حضرت آدم پر اتری تھی وہ نہایت ابتدائی تعلیم تھی۔ اس وقت کے لوگوں کے لئے بالکل مناسب اور درست تھی۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں اسی اسلام کو ذرا وسیع کر کے ان کے زمانہ کے لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ اسی طرح ہوتے ہوتے حضرت نبی کریم صلعم کا زمانہ آ گیا۔ اب نسل بنی آدم پوری جوانی کے عالم میں پہنچ چکی تھی۔ اس کی عقل سمجھ بوجھ تمدن تہذیب وغیرہ وغیرہ سب باتیں مکمل ہو چکی تھیں اس کے لئے ایک مکمل تعلیم کی ضرورت تھی جو اس کے مناسب حال ہو سکے اور قیامت تک کام دے سکے۔ سو خدائے پاک نے قیامت تک کے لئے ایک مکمل تعلیم و ہدایت نازل کر کے فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم ورضیت لکم الاسلام دینا۔

---

دنیا میں دو قسم کے انبیاء آتے رہے۔ ایک تو صاحب شریعت ہوتے ہیں جو وڑے ہیں اور ایک قسم کے انبیاء کی یہی ہے جو پہلی شریعت پر چلانے کے لئے آتے ہیں۔ شریعت و ہدایت میں جو خرابی دنیاداروں کی طرف سے پیدا ہو جاتی ہے اسے دور کر کے لوگوں کو شریعت کا صحیح مفہوم اور صحیح راستہ بتاتے ہیں۔ صاحب شریعت انبیاء کا ماننا اور انکی ہدایت پر عمل کرنا تو بدیہی اور ضروری ہے۔ اور جو نبی صاحب شریعت نہیں اُن کی اتباع بھی ضروری ہے۔ ان کو چھوڑ کر صحیح معنوں میں کوئی شریعت پر عمل کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ جو شخص ان انبیاء کی اتباع سے اعراض کرے گا۔ وہ معیشۃً ضنکا کا مورد ہوگا اور قیامت کے دن اندھا اٹھایا جائے گا۔

---

فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا یضل ولا یشقی۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃً ضنکا۔ سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص اپنے زمانے کے امام مامور من اللہ سے اعراض کرے گا وہ معیشۃً ضنکا کا مورد ہوگا اور خسران مبین میں ہوگا۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر۔ ہر انسان گھاٹے میں ہے خواہ وہ دنیاوی لحاظ سے کتنی ہی ترقی نہ کر جائے۔ مگر وہی شخص گھاٹے میں نہیں جو اپنے وقت کے مامور پر ایمان لاتے اور اس کی بتائی ہوئی ہدایت پر عمل کرے۔ حق کو پھیلانے والوں کی مدد کرے جیسے کہ فرمایا الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔

پس اس زمانے کے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ فاما یاتینکم منی ھدی ...... الآیۃ کے مطابق اپنی زندگی کا نصب العین مقرر کریں۔ اس زمانے کے مامور من اللہ پر ایمان لائیں اور اس کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کریں۔ تا خدا کو پانے والے بنیں۔ جو اس سے اعراض کرے گا وہ اپنے خدا کو ناراض کرنے والا بنے گا۔ اور اس کی ناراضگی دوزخ کی تکلیف سے بڑھ کر تکلیف دہ ہے۔

اس زمانے کا مامور من اللہ کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آیا۔ وہ آج سے تیرہ سو سال کی پرانی حجازی مئے عرفان کو بلورین کنٹر میں دنیاداروں کے سامنے پیش کر رہا ہے گورے کالے سبھی اس کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ وہ شرع محمدی کی پر حکمت تعلیم دنیاداروں کے سامنے احسن طریق پر پیش کر رہا ہے۔ اس شریعت پر چلنے والے جس غلط فہمی میں پڑ گئے تھے ان کی غلط فہمیوں کو دور کر کے ان کی اصلاح کر رہا ہے۔ ان کے عقائد میں جو فساد بگاڑ پیدا ہو گئے تھے۔ انہیں درست کر کے انہیں روحانی صحت عطا کر رہا ہے وہ صحیح معنوں میں شریعت پر عمل کرانے آیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اب جہاد بالسیف اسلام کے لئے سم قاتل ہے اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہے۔ اب اسلام کو بزور شمشیر [illegible] نہیں بنانا۔ نعوذ باللہ اسلام کو مولویوں کی [illegible] سے [illegible] کی کوشش کی جا رہی ہے۔ زبان و قلم سے اسلام کا مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ اب جہاد کے معنی میں صحیح جہاد ہے کہ دشمنان اسلام کو محبت و پیار سے سمجھایا جائے۔ تقریر کی جائے تحریر سے کام لیا جائے وغیرہ وغیرہ

وہ کہتا ہے کہ صلیب کو ظاہری طور پر توڑنے کی ضرورت نہیں۔ صلیبی عقائد باطلہ ان کے دلوں سے نکال دو۔ صلیب خود بخود ٹوٹ جائے گی۔

وہ کہتا ہے کہ قرآن شریف نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرے انبیاء کی طرح فوت شدہ قرار دیا ہے اور تم انہیں آسمان پر زندہ بٹھائے ہوئے ہو۔ انہیں مردہ قرار دو۔ کیونکہ صحیح بات یہی ہے اور صلیب پرستوں کی مدد سے باز آ جاؤ اسی میں خیر ہے۔

وہ کہتا ہے کہ شریعت محمدی کے مطابق تمام اعمال صالحہ بجا لاؤ۔ اس کے ساتھ تبلیغ جو اس زمانہ کے لئے نہایت ضروری ہے تن من دھن سے اس کی بجا آوری میں لگ جاؤ۔

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنی اپنی زندگی کا نصب العین فاما یاتینکم منی ھدی کے مطابق قرار دے کر اس زمانہ کے مامور من اللہ کی ہدایت پر عمل کر کے خدا کا قرب اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

---

# درویش فنڈ

قادیان کو آباد رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے خواہ وہ دنیا کے کسی گوشہ میں مکین ہو۔ مگر ہندوستانی احمدیوں کی ذمہ داریاں اس جہت سے کہ یہ مقدس مقام ان کے اپنے ملک میں واقع ہے اور زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے ہندوستانی احمدیوں کا فرض ہے کہ قادیان کو آباد رکھنے والے "درویشان" کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ اور ان کے گذارہ کے لئے اخراجات کا بندوبست کریں۔ تاکہ مالی تنگی اور ذہنی کوفت سے دوچار نہ ہوں۔ آبادی قادیان کے لئے جن اخراجات کو کرنا ناگزیر ہے۔ اور جن کی گنجائش عام بجٹ سے نہیں نکل سکتی۔ وہ "درویش فنڈ" کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مد درویش فنڈ کا بجٹ آمد مبلغ سولہ ہزار رکھا گیا ہے۔ اور توقع کی گئی ہے کہ احباب جماعت مالی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے مرکز کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ اور لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کے علاوہ درویش فنڈ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر متوقع اضافہ آمد کی رقم کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اور اپنے پیارے امام کی خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں گے۔ لیکن تا حال اس مد کے وعدے اور آمد توقع سے بہت کم ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مخلصین اس اہم تحریک کی طرف فوری توجہ کریں تاکہ دوسری ششماہی میں بجٹ کے مطابق پوری آمد ہو سکے۔

ناظر بیت المال قادیان

# جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دعائیہ تاریں اور خطوط

از محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان

جلسہ کے ایام میں بہت سے دوستوں نے بھارت ۔ پاکستان اور دیگر بیرونی ممالک سے دعا کے لئے خطوط و تاریں بھیجی ہیں ۔ ان تمام کے لئے تو اخبار میں گنجائش نہیں ہو سکتی ۔ البتہ جن دوستوں نے تاریں دی ہیں ان کے نام ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں ۔ باقی دوستوں کے لئے بھی دعا کا اعلان کیا جاتا رہا ہے ۔ اور سب کے لئے اجتماعی دعا کر دی گئی تھی ۔

## نام تار دہندہ مع خلاصہ مضمون

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ربوہ ۔ اللہ تعالیٰ جلسہ مبارک کرے ۔ تمام دوستوں کو السلام علیکم

۲۔ محمد یوسف صاحب وزیر آباد ۔ جلسہ سالانہ مبارک ہو ۔ میں بعض تکالیف میں مبتلا ہوں ان سے نجات کے لئے دعا کی جائے ۔

۳۔ بابو غلام رسول صاحب سری نگر ۔ جلسہ سے غیر حاضری کا افسوس ہے حاضرین جلسہ سے دعا کی درخواست ہے ۔

۴۔ خواجہ غلام احمد صاحب سرگودھا ۔ تمام حاضرین کو جلسہ کی مبارکباد اور السلام علیکم مقدمہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ۔

۵۔ عبدالقادر صاحب ارکاڑہ ۔ جلسہ کی مبارکباد حاضرین جلسہ کو السلام علیکم اور پریشانیوں اور تکالیف سے نجات کی دعا

۶۔ مرزا برکت علی صاحب خاندان عراق ۔ جلسہ کی مبارکبادی اور حاضرین جلسہ کو السلام علیکم

۷۔ نیاز احمد الفردوس انارکلی لاہور ۔ جلسہ پر حاضر نہ ہونے کا افسوس حاضرین کو السلام علیکم درخواست دعا

۸۔ حمید عبدالخالق کراچی ۔ دعا کی درخواست

عبدالرحیم احمد صاحب و صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ ۔ تمام کو السلام علیکم اور درخواست دعا

قریشی مطیع اللہ صاحب ۔ تمام کو السلام علیکم جلسہ مبارک ہو دعا کی درخواست

مولوی محمد منور صاحب ٹانگانیکا افریقہ ۔ تمام جماعت حاضرین کو السلام علیکم اور احمدیہ مشن کی کامیابی کیلئے دعا ۔

مکرم ایاز صاحب دارالسلام (افریقہ) ۔ تمام جماعت حاضرین کو السلام علیکم اور احمدیہ مشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست

جماعت لیونگسٹن امریکہ ۔ تمام کو جلسہ کی مبارکبادی اور درخواست دعا ۔

جماعت کولمبو ۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت ۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے عموماً ۔ نئی مسجد کیلئے دعا

خالق داد کراچی ۔ جلسہ میں نہ آنے کا افسوس سب کو سلام اور درخواست دعا

خلیق الدین ۔ سب کو سلام اور درخواست دعا

خیر محمد ڈیرہ غازی خاں ۔ سب کو سلام اور درخواست دعا

سیٹھ محمد صدیق کلکتہ ۔ تمام دوستوں کو السلام علیکم درخواست دعا

تہران سے میر عبدالقادر بشتاق احمد بشیر احمد ۔ عبدالخالق بٹ ۔ محمد افضل ۔ مدد الہیہ ۔ محمد خاں گجراتی ۔ سلام عرض کرتے ہیں اور درخواست دعا ۔

ماریشس سے محمد اسمٰعیل صاحب ۔ سلام عرض کرتے ہیں اور درخواست دعا ہے

مکرم سیٹھ عبدالحی صاحب یادگیر ۔ جماعت کے لئے اور میری صحت کے لئے اور روحانی و جسمانی ترقی کے لئے درخواست دعا ۔

مکرم میر غلام احمد صاحب بدوملہی ۔ جلسہ کی مبارکباد ۔ حاضرین کو السلام علیکم دعا اللہ تعالیٰ ان کو دعا کرے

محمد اعظم معین الدین حیدر آباد ۔ دعا کی درخواست

ملک عمر علی صاحب امیر جماعت ملتان ۔ جلسہ مبارک ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر جگہ پھیلاوے ۔ درخواست دعا ۔

محترم مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ ۔ جلسہ کی مبارکباد دعا کی درخواست

حمید صاحب کراچی ۔ میرے والد غلام نبی صاحب بیمار ہیں ان کی صحت کی دعا کے لئے

جماعت احمدیہ رشی نگر شوپیاں ۔ جلسہ کی مبارکباد و نیک خواہشات کا اظہار ۔

حکیم حفیظ الرحمٰن لاہور ۔ سب کو سلام صحت و مشکلات کیلئے دعا کی درخواست ۔

مکرم ظہور احمد صاحب باجوہ ربوہ ۔ جلسہ مبارک ہو ۔ دعا کی درخواست

میاں عطاء اللہ صاحب ۔ خیال ۔ خانم ساجد کینیڈا ۔ حاضرین جلسہ کو السلام علیکم خاندان کیلئے دعا کی درخواست

## پیغامات بابت جلسہ سالانہ

مندرجہ ذیل سرکاری افسران و معززین کی طرف سے پیغامات موصول ہوئے ہیں ۔ کہ انتہائی مصروفیات و مجبوری کی وجہ سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے سے قاصر ہیں لیکن مجلس میں شمولیت کی دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ اور جلسہ کی مبارک دیتے ہیں ۔ نیز دعا کرتے ہیں کہ جلسہ ہر طرح کامیاب ہو ۔

جناب شری این ۔ وی گیڈگل صاحب گورنر پنجاب
جناب سردار پرتاپ سنگھ صاحب کیروں وزیر اعلیٰ حکومت پنجاب
جناب پروفیسر عبدالمجید خاں صاحب ممبر پنجاب پبلک سروس کمیشن پٹیالہ
جناب شری ای ۔ این منگت رائے آئی سی ایس چیف سیکرٹری حکومت پنجاب
جناب شری آر ۔ ایس کپلا آئی ۔ اے ۔ ایس ڈپٹی سیکرٹری وزارت تعلیمات حکومت پنجاب
جناب شری پروفیسر دیوان چند صاحب شرما ممبر پارلیمنٹ ۔ نئی دہلی
جناب میجر ڈاکٹر بی ۔ کے ایس بیدی صاحب ایکسرے سپیشلسٹ بٹالہ

## جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سکھ معززین کیطرف سے احمدی احباب کی دعوت

قادیان مورخہ ۲۸ دسمبر ۔ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بعض سکھ دوستوں نے ہمارے معزز مہمانوں کو دعوت چائے پر مدعو کر کے اپنی محبت اور تعلق کا اظہار کیا ۔ چنانچہ جناب سردار ست نام سنگھ صاحب باجوہ اور سردار آتما سنگھ صاحب ڈھلوں نے جماعت کے چالیس مہمان و احباب کو ۵ بجے شام چائے پر مدعو کیا ۔ دعوت چائے میں شامل ہونے والوں میں پاکستانی احباب میں سے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۔ مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ امیر قافلہ ۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی ۔ اے ایل ایل بی سابق انچارج احمدیہ مشن لندن ۔ مکرم چوہدری سر ظفر اللہ صاحب فرزند جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب مرحوم ۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب ایم ۔ اے وکیل المال تحریک جدید ۔ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب بی ۔ اے ایل ایل ۔ بی ناظم جائیداد وغیرہم تھے اور ہندوستان کے احمدیوں میں سے کچھ دوست اور مقامی احباب میں سے سلسلہ کے کارکنان اس پارٹی میں شامل تھے بعض مستورات کو بھی چائے پر مدعو کیا گیا تھا جن کے لئے اندرون خانہ انتظام تھا ۔

علاوہ ازیں سردار ہربنس سنگھ صاحب ساہی حسب سابق دسوہہ ضلع ہوشیارپور سے جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ۔ اور اپنے خاندان کے بعض احمدی مہمانوں جن میں چوہدری ادریس نصر اللہ صاحب ابن جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب مرحوم شامل تھے کو چائے پر مدعو کیا ۔

بیگم سیدہ محترمہ مہر آپا صاحبہ ربوہ ۔ جلسہ کی کامیابی کیلئے دعا ۔ حضور کی صحت و کامیابی کیلئے دعا کی جائے ۔ اپنے تینوں بھائیوں اور اپنے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

**ولادت** ۔ مورخہ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم حکیم محمد سعید صاحب کو ۔ عطا فرمائی ہے ۔ احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں ۔ ——— (ایڈیٹر)